اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

باونواں اجلاس (ساتویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ **23**/اپریل 2022ء بروز ہفتہ بمطابق **21** رمضان المبارک 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	03

جلد **52** شمارہ **07**

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جان محمد خان جمالی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب محمد خالد قمبرانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 23 /اپریل 2022ء بروز ہفتہ بمطابق 21 رمضان المبارک 1443 ہجری، بوقت سہ پہر 03 بجکر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قادر علی نائل، چیئرمین، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب چیئرمین: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا فَمُلٰقِیۡہِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ ۙ﴿۷﴾
فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ
کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّیَصۡلٰی سَعِیۡرًا ؕ﴿۱۲﴾
اِنَّہٗ کَانَ فِیۡۤ اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾

﴿پارہ نمبر ۳۰ سُوۡرَۃُ الانشقاق آیات نمبر ۶ تا ۱۳﴾

ترجمہ: اے آدمی تجھ کو تکلیف اُٹھانی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں سہ سہ کر پھر اس سے ملنا ہے۔ سو جس کو ملا اعمالنامہ اس کا داہنے ہاتھ میں۔ تو اُس سے حساب لیں گے آسان حساب۔ اور پھر کر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہو کر۔ اور جس کو ملا اس کا اعمالنامہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ سو وہ پکارے گا موت موت۔ اور پڑے گا آگ میں۔ وہ رہا تھا اپنے گھر میں بے غم۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغُ۔

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ جی زیرے صاحب

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال سے آج ابھی ممبران بہت کم ہیں۔

جناب چیئرمین: میں بھی یہی رائے لینا چاہ رہا تھا کہ ابھی ارکان بھی وہاں جو ایک تقریب ہو رہی ہے۔حالانکہ ہونا تو یہ نہیں چاہیے تھا اسمبلی کا اپنا ایک تقدس ہے اسمبلی کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ یہاں آج تین سرکاری بل discuss ہونے تھے۔تو کوئی نظر نہیں آ رہا ہے تعداد بہت کم ہے۔خصوصاً جو حکومتی ارکان ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو پھر ان bills کو پھر اگلے session کیلئے اور اسمبلی کا اجلاس ختم کرتے ہیں پھر tuesday کے لیے جو آخری دن ہے لیتے ہیں پھر اس کو defer کر لیتے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آج بلوچستان کے حوالے سے انتہائی اہمیت کا دن ہے۔اور میرے خیال میں اس اجلاس کو جاری رہنا چاہیے۔تمام اراکین اسمبلی آج پورا دن بلوچستان میں جو ایک نئی حکومت پاکستان میں آئی ہے۔ بالخصوص اپریل میں تو تبدیلیاں رونما ہوئیں۔آئین کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔جس طریقے سے اسمبلیوں کا غلط استعمال کیا گیا۔ان تمام چیزوں کو یکسر نظر انداز کر کے ایک جمہوری عمل آگے بڑھا۔پاکستان میں میرے خیال میں پہلی دفعہ ہے کہ آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ ایسی حکومت کا قیام ہوا ہے جو ایک قسم کی coalition ہے،ایک National coalition ہے جس میں بلوچستان کی سیاسی جماعتیں شامل ہیں۔جس میں آپ کی خیبر پختونخوا کی دو بڑی جماعتیں، جمعیت علماء اسلام اور عوامی نیشنل پارٹی شامل ہیں اور یہاں سے بلوچستان نیشنل پارٹی ہے بلوچستان عوامی پارٹی ہے جمہوری وطن پارٹی ہے۔اور اے این پی کے دوست colleagues یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کا جو پی ڈی ایم اے ہمارے ساتھ شریک ہیں۔تو آج محترم شہباز شریف صاحب آئے ہیں۔اور اس میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ شاید کافی عرصے بعد مجھے یاد ہے کہ 1997 میں جب سردار اختر مینگل وزیر اعلیٰ بلوچستان بنے تھے۔تو اس کے بعد آج دوبارہ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں تشریف لائے، وہ بھی شہباز شریف کیساتھ۔اس کی بنیادی وجہ ہے جناب والا! روزے کے اس مہینے میں ہم روزے سے ہیں۔آپ بھی سب روزے سے ہیں مسلمان ہیں۔آج اگر وہ شہباز شریف کیساتھ وہاں سے بیٹھ کے آئے ہیں، یہ وہ بلوچستان کی تکالیف اور دکھ اور درد اور مشکلات ہیں جو تین ساڑھے سال سے ہم بلوچستان کے عوام کی باتیں ہر forum ہر جگہ بتانے کی اور سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ہم نے یہاں کی آنکھوں کے جو آنسو ہیں آہیں، چیخ اور پکار اور احتجاج ہے ان کے بچوں کیلئے لاپتہ بچوں کیلئے اس کو کسی بھی forum پر یہ 20 سالوں میں ہم ہر forum پر اٹھاتے رہے ہیں اور شاید اس کے بعد بھی ہمیں اٹھانا پڑیگا

۔آج وہ مسائل تھے جن کی بنیاد پر آج سردار اختر مینگل صاحب شہباز شریف کے ساتھ ان کے جہاز میں بیٹھ کر آئے۔ یہ کسی خوشی کسی شادی بیاہ کیلئے نہیں آئے۔ جناب والا! جب ہم نے اگست 2018ء میں عمران خان کی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ ہمارے پاس ایک چھوٹا سا قلم تھا ایک سفید کاغذ سردار اختر مینگل صاحب کے ساتھ۔ ہم نے بلوچستان کی جو تکلیف اور مشکلات ہیں ان سب کو جامع طور پر concise کیا۔ مختصراً ہم نے 6 سے 8 نکات کے اندر پیوند کر دیا۔ تاکہ اگر جو عمران خان کی حکومت ہو پاکستان میں وہ نئے پاکستان کی بات کر رہے تھے۔ تو ایک فلاحی ریاست کی بات کر رہے تھے۔ بعد میں انہوں نے ریاست مدینہ کا بھی دعویٰ شروع کر دیا۔ ہم نے سمجھا وہ بلوچستان کیساتھ جو 70 سال سے سوتیلا پن ہوا ہے۔ جو بلوچستان کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں جو بلوچستان کیساتھ استحصال کا مسلسل ایک عمل ہمیشہ کیلئے جاری رہا ہے شاید ان کا خاتمہ ہوگا۔ ڈیڑھ سے دو سال تک وزارتیں ہم نے نہیں لیں۔ لیکن اس کے باوجود عمران خان نے ریاست مدینہ میں بلوچستان کے عوام کی اور بلوچستان کی ماؤں کی بالخصوص، بلوچستان کی بیٹیوں کی بچیوں کی آنسو تک کو بھی نہیں پونچھا۔ جو صرف اور صرف اپنے بنیادی انسانی حقوق کیلئے جو آئین کے اندر درج ہیں جن میں لاپتہ افراد ہیں، ان کی رہائی اور بحالی کیلئے انہوں نے بات کی۔ اس کے علاوہ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا، ہمارے ان مطالبات میں بلوچستان کی تعمیر و ترقی کے حوالے سے اہم نکات شامل تھے۔ اس اسمبلی میں ساڑھے تین سال میں سب سے زیادہ ہم اراکین اسمبلی نے بالخصوص ہم نے ان خونی شاہراہوں کی بات کی ہے جہاں بلوچستان میں دہشتگردی سے اتنے افراد لقمہ اجل نہیں بنے لیکن ایسے ایسے گھر ہیں جہاں سے چھ ماہ کے شیر خوار بچے سے لیکر 60 سال کے سفید ریش باعزت لوگ اس سڑک پر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اپنی جان گنوا بیٹھے۔ ہم نے ان خونی شاہراہوں کو جو دہشتگرد شاہراہیں بن گئی تھیں۔ ان کے خاتمے کیلئے ہم نے بات کی کہ ان کو شامل کیا جائے اور بلوچستان کو کم از کم اگر آپ یورپ اور دنیا کے ترقیافتہ ممالک کے برابر نہیں لے جانا چاہتے۔ کم از کم پنجاب میں جو موٹر ویز ہیں جو نیشنل ہائی ویز ہیں یا جو جو دو رویائی سڑکیں ہیں۔ کم از کم ان کے معیار کے مطابق بلوچستان کو سڑکیں دیدیں۔ ہم نے بلوچستان کی بیروزگاری کی بات کی۔ بلوچستان میں جو ایک جنگ کی سی صورتحال ہے اس کو ختم کرنے کے لیے reconciliation اور مصلحت پسند عمل کو شروع کرنے کی بات کی۔ آج جب یہ 3 اپریل سے جب یہ سارے سلسلے شروع ہوئے۔ اس میں جب ڈیڑھ سے دو ماہ تک ہم نے بلوچستان نیشنل پارٹی نے یا بلوچستان کی تمام جماعتوں نے میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی نہ کسی وزارت کیلئے اس عمل کا حصہ نہیں بنیں۔ ہم ضرور وزارتوں میں آئیں گے تاکہ ہم ان اداروں میں بیٹھ کر اپنی بات کر سکیں۔ لیکن ہم نے سب سے زیادہ ہماری

قیادت نے ترجیح دی بلوچستان کے معاملات کو۔ چاہے وہ گوادر میں غیر قانونی ماہی گیری ہو۔ چاہے بلوچستان کی سڑکوں پر غیر قانونی چیک پوسٹ ہو۔ یا بلوچستان کی سرحدات پر ہمارے شہزادے جو تعلیم سے محروم۔ روزگار سے محروم۔ بھوک و افلاس کا شکار ایک دسترخوان پر رمضان کے مہینے ایک روٹی کو گھر میں چھ چھ جوان اس کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں کاٹ رہے ہوتے ہیں۔ان بھوکے نوجوانوں کو سرحدوں پر باعزت تجارت کرنے کی ہم نے وہ بات ہمیشہ وہاں کی ہے۔اور آج خوشی کی بات ہے شاید کچھ دنوں کے بعد چیزیں اور بھی واضح ہو جائیں گی۔ لیکن شہباز شریف یہاں آئے آپ بھی اس میں موجود تھے۔ یہ تمام اراکین اس میں موجود تھے ہم نے ان کو خوش آمدید کہا آج تمام اراکین نے دوبار بلوچستان میں پانی کی مسئلے سے لیکر۔ بلوچستان میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ سے خاتمے سے لیکر۔ بیروزگار نوجوانوں کے روزگار سے لیکر۔ بلوچستان کے اندر بلوچستان کی پسماندگی محرومیاں دور کرنے کے حوالے سے لیکر ریکوڈک میں بلوچستان کا جو جائز آئینی اور قانونی اور دنیا کے مسلمہ اصولوں کے تحت حقوق دینے کے حوالے سے لیکر۔سینڈک سے لیکر۔سوئی گیس سے لیکر۔ہم بات آپ کے سامنے جناب والا! آج ریکارڈ ہوئی۔آپ بتائیں کونسی ایسی بات تھی جس میں کسی کی ذات یا کسی کے ذاتی مفاد کی بات کی گئی تھی۔ آج ایک خوش آئند دن ہے۔آج رمضان کے تقریباً آخری عشرے میں داخل ہو رہے ہیں۔تاریخ کے اندر یہ چیزیں گواہ رہتی ہیں۔ ہمارے ہاں عمران خان اور اس کی PTI نے جو ایک culture یہاں متعارف کروایا ہے۔آپ کو بھی میرے خیال میں whatsapp پر فیس بک پر ٹویٹر۔اب بلوچستان کے دُکھ درد کو کوئی حل کرے نہ کرے میں بیس سال سے اسمبلیوں کا حصہ بنتا چلتا آرہا ہوں ہم نے ہمیشہ یہ بات کی ہے اور میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ آج کے بعد بلوچستان میں ترقی کا جو ایک دن میں انقلاب آجائے گا لیکن یہ سیاسی جماعتوں کا مستقل پسند کام مستقل مزاجی سے سیاست کرتے ہیں اُن سیاسی جماعتوں کا شیوہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کیلئے مسلسل جدوجہد کرتے ہیں اُن کے پاؤں میں لرزش نہیں آتی وہ کمزور نہیں ہوتے وہ کسی کی تنقید اور تعمیل سے یا خوشی سے وہ اپنی منزلیں اور راہیں میں بھول جاتے ہیں وہ دن آئے گا جب بلوچستان کے عوام کو اُن کا جائزہ حق ملے گا وہ دن آئے گا جب بلوچستان کی سڑکوں پر بھی ہماری مائیں، بہنیں، بچے، بزرگ اور معصوم بچے شیر خوار بچے وہ محفوظ طریقے سے سفر کر سکیں گے وہ دن آئے گا جو سرحد پر جس طرح ہمارے شہزادے آج ریگستانوں میں بھوک و پیاس سے مر رہے ہیں۔وہ دن آئے گا جناب والا! کہ بلوچستان کے شہزادے بھی اس دن کے دیگر نوجوانوں کی طرح باحفاظت روزگار کے مالک بن جائیں گے لیکن اُس کیلئے بلوچستان کے عوام کو یہ سمجھنا ہوگا کہ اُن کے حقیقی نمائندے کون ہیں اُس کیلئے بلوچستان کے عوام کو یہ سمجھنا ہوگا کہ اُن کے ساتھ حقیقت پسندی مستقل مزاجی کی بنیاد

پراُن کے دُکھ، درد اور تکلیفات اور مسئلہ حل کرنے کیلئے آگے بڑھنے والی جماعتیں کون ہیں یہاں آپ اس بات کے گواہ ہیں جناب چیئر مین! خاران، احمد وال روڈ آپ کبھی گئے نہیں ہے خاران epicenter ہے بلوچستان کا میں اُسے epicenter کہتا ہوں وہاں ہم نے خاران احمد وال کی سڑک ڈال دی یہاں ایک بارش سے، ہمارے معزز قائد ایوان ہوا کرتے تھے نام لینا بھی مناسب نہیں ہے رمضان کا مہینہ ہے گلہ بھی اُن سے نہیں کرتا ہوں ثواب اور گناہ اُن کے گلے میں ہیں اگر اُنہوں نے جناب والا!! جہاں خاران کا نام آتا تھا اُس کی سڑکیں کاٹ لو، جہاں پر خاران کی پانی کی اسکیمات کا نام آتا تھا پانی کی اسکیمات دو دو کروڑ روپے کی ٹینکیوں کے پیسے تین تین سال سے اُنہوں نے روک دیئے تھے وہ ریلیز نہیں ہوسکے ابھی بھی میں نہیں کہتا ہوں کہ یہ جو موجودہ حکومت ہے یہاں سب دوست موجود نہیں ہیں انہوں نے بھی بڑے تیر نہیں مارے۔ بلوچستان آج بھی تکلیف اور مشکلات کا شکار ہے اور آج شہباز شریف صاحب نے بڑی اچھی دو چار باتیں کیں شاید پبلک تک نہ پہنچی ہوں اُنہوں نے یہی کہا کہ اگر کوئی اپنے صوبے کو تکلیف اور مشکلات سے نکلنا چاہتے ہیں جس طرح ایک پھول وہ کھلتا ہے وہ بہت ساری کانٹوں اور تکلیفوں اور مشکلوں کے بعد، پھر اُس کی مہک سے محلے، گلی اور باغ باغیچوں میں مہک آتی ہے لہٰذا بلوچستان کی سیاسی قیادت کو یہ سوچنا ہوگا کہ جب تک اپنی اپنی نیندیں خراب نہیں کرینگے جب تک ہم اپنا آرام خراب نہیں کرینگے جب تک ہم نے سنجیدہ سے بلوچستان کی تکلیف اور مشکلات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی دوسرا کوئی لیڈر آکے بلوچستان کو تبدیل نہیں کرسکتا وہ پاکستان کے پرائم منسٹر ہونگے لیکن جو کردار بلوچستان کے چیف منسٹر اور اُس کی کیبنٹ ادا کرسکتی ہے وہ بلوچستان میں کوئی ادا نہیں کرسکتا۔ لہٰذا ہم سب کو ایک دفعہ پھر یہ عہد کرلینا چاہیئے کہ جو بھی آنے والا بجٹ بھی ہوگا ترقیاتی کام اگر کہیں سست ہے وزراء اگر اپنی وزارت میں کوئی کوئی جدت کوئی اگر صحت کے حوالے تعلیم کے حوالے زراعت کے حوالے سے انرجی کے حوالے سے کوئی بہت بڑا انقلاب نہیں لایا میں اُس سے ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں کہ یہ اہم وزارتیں ہیں ان پر صرف ٹرانسفر پوسٹنگ کے علاوہ اور بھی بہت کام ہوتے ہیں لہٰذا بلوچستان کی ان تمام وزارتوں میں جدت لانے کی ضرورت ہے ہمارے دوست ہیں بھائی ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان میں سوائے ایک دوسرے کا گلا پکڑنے ایک دوسرے کی فصل توڑنے ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرنے کے علاوہ ہمیں کچھ سنجیدگی سے بات کرنی چاہیئے تو یہ جناب والا! اسی لئے آج تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو جلد بازی نہیں کرنی چاہیئے تمام اراکین اسمبلی اس وقت ٹریفک میں، پرائم منسٹر کو رخصت کررہے ہیں اراکین اسمبلی اس وقت پہنچ رہے ہیں آنے دو اُن کو۔ آج کا دن یہ گواہ ہی بننے دیں رمضان کے آخری عشرے میں داخل ہونے سے قبل ہم جب جارہے ہیں آج کے دن کو گواہ ہی ہونے دیں جن لوگوں نے

اپنی آنکھوں سے witness کیا یہ اس اسمبلی کے ریکارڈ کا حصہ بننا چاہئے کل اگر ہماری ان سڑکوں کی تعمیر نہیں ہوتی کل اگر ہمارے بچے واپس اپنی ماؤں بہنوں کے ساتھ رمضان اور عید کے دسترخواں پر نہیں بیٹھ جاتے یہ اس سے پہلے کہ بلوچستان کی تعمیر او ترقی کے حوالے سے عمل رُک جاتا ہے تو ان سب کو گواہ رہنے دیں جناب والا! کل کوئی جا کے اسلام آباد کا حاکم یہ نہ کہیں کہ بلوچستان کے عوام بھول گئے تھے ہم یہاں آ کر صرف ایک تختی کاٹ لئے۔ میں شہباز شریف صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں پاکستان کے پرائم منسٹر بننے پر میں اُن کو مبارک باد دیتا ہوں دس دنوں میں اُنہوں نے میران شاہ سے لیکر کوئٹہ تک اور میرے خیال میں کراچی سے لیکر ابھی لاہور آج واپس تشریف لے جائیں گے اُنہوں نے دس سے پندرہ دن میں تقریباً کوشش کی کہ پاکستان کے سارے علاقوں میں جائیں لیکن میں اُن کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میاں شہباز شریف صاحب آپ بہت ہی اہل، بہت ہی محنتی، بہت ہی جرأت مند، بہت ہی باسلیقہ اور بہت ہی حکمرانی کے بہت ہی راؤلز جس کو کہتے ہیں گورننس کے بہت سے skills ہے ہنر ہے اُن سے آپ واقفیت رکھتے ہیں آپ اگر پاکستان میں آپ کو چھ مہینے، سال ملے جتنا بھی موقع ملا ہے آج کی یہ مجلس گواہ تھی یہ کوئی عام مجلس نہیں تھی کہ سی ایم سیکرٹریٹ یہ کنکریٹ کی عمارتیں یہ قمقمے یہ ہر بل موجود رہتے تھے کیوں 20 سال سے سردار اختر مینگل یہاں نہیں آئے آج آنے کا ایک مقصد تھا اور میں اپنی ماؤں بہنوں کو بتاؤنگا کہ آپ کو خوش خبری ملے گی آپ کے دروازوں پر دستک ہوگی آپ کے بچے انشاءاللہ آئیں گے بلوچستان کے اندر امن وسکون کا دور دورا ہوگا بلوچستان میں نفرتوں کا خاتمہ ہوگا بلوچستان تعمیر وترقی کی طرف بڑھے گا لیکن اگر ان حکمرانوں نے اپنے ان وعدوں پر وفا نہیں کیا تو پھر میرے خیال بلوچستان کے یہ غصے سے جوش سے جزبے سے مایوسی سے اور محرومی سے بھرپور نوجوانوں کو حق حاصل ہوگا کہ وہ پھر میرا بھی گلا پکڑیں اور پاکستان کے ہر اُس حکمران کا گلا پکڑیں جو کوئٹہ میں بلوچستان میں آ کر دعوے وعدے تو کر جاتے ہیں لیکن اُس کے بعد یہاں کی فضا میں جب 30,35 ہزار فٹ کی بلندی پر اُن کا جہاز پرواز کرتا ہے اُس کے بعد جب اسلام آباد میں لینڈ کرتا ہے تو وہ بلوچستان کے راہ گزاروں کو، سنگلاخ چٹانوں کو، موٹی موٹی آنسوؤں کو، بلکتی ہوئی بچوں کی آواز کو اگر وہ بھول جاتے ہیں تو پھر جناب والا! بلوچستان کے نوجوان قصور وار نہیں ہیں کہ وہ اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں۔ وہ اپنی بات من وعن اور یہ میرے خیال میں ایک بہت اچھا موقع ہے لہٰذا میں یہی اُمید کرتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی اراکین اسمبلی ہیں وہ بھی آئیں گے اس کے علاوہ جناب والا! میں ایک اہم بات آپ کی توجہ اپنی طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ کل لاہور ہائیکورٹ نے پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے ایک اہم فیصلہ دیا ہے اُس فیصلے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہاں ایک نامکمل قانون ہے بلدیاتی اداروں کا جس کے سبب

ہائیکورٹ نے کہا ہے کہ جب آپ کا قانون مکمل نہیں ہے جب آپ کی delimitation کا پروسس قابل عمل قابل اعتماد قابل بھروسہ نہیں ہے اوراس کے علاوہ لوکل گورنمنٹ کے کچھ حلقوں میں الیکشن ہو کچھ میں نہ ہو اُس کی بنیاد پر آپ کا کیوں الیکشن کی طرف اتنی جلد بازی کرر ہے ہیں گو کہ سپریم کورٹ کے فیصلے بھی اُس میں تھے لیکن کیوں کہ لوکل گورنمنٹ خالصتاً صوبائی امور ہے اس لئے لاہور ہائیکورٹ نے کل جناب والا! پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے التوا کا فیصلہ دے دیا۔ اُنہوں نے کہا تسلی سے کیوں کہ الیکشن کا عمل یہ آئینی عمل ہے یہ جمہوری عمل ہے جمہوری عمل میں جذبات اور جلد بازی یہ دونوں بہت خطرناک عمل ہوتے ہیں اسی لئے آئین میں تمام چیزیں بہت واضح کی گئی ہیں تو آج جناب والا! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو آج ہمارا میرے خیال میں بالخصوص لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ایک amended بل جو کیبنٹ نے آج سے جو 2، 3 ہفتے پہلے وہ approve کیا تھا وہ اس اسمبلی تک پہنچ نہیں سکا۔ دوسری بات یہ ہے جو delimitation پروسیس ہوا اُس کے حوالے سے بلوچستان ہائیکورٹ نے تین دن پہلے موسیٰ خیل، ژوب ٹاؤن کمیٹی اور آپ کو خدا خیر دے مستونگ ،کردگاپ اور کافی ایسے حلقے ہیں جن کو اُنہوں نے subside کر دیا ہے اُن کو accept کر دیا ہے اور اُس کے حوالے سے کہہ دیا ہے کہ ان حلقوں میں الیکشن نہیں ہونے چاہئے کہ یہاں delimitation کے ایشوز ہیں میں معزز عدالت کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے ایسے ایسے علاقے ہیں جہاں ایک ووٹ کا اندراج نہیں ہوا دوسری بات یہ ہے کہ جب delimitation کا process complete ہوا اُس کے بعد جلد بازی میں اتنا بھی وقت نہیں تھا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں سے لوگ آئیں اور اپنی appeal یہاں جمع کروا سکے وہ لوگوں کو بھی ایک آئینی جمہوری اور قانونی حق ہے اپیل کرنے کا اُس کیلئے بھی جناب والا! لوگوں کو موقع نہیں ملا کچھ کے پاس تو پیسے وسیلے نہیں تیسری بات یہ ہے کہ جناب والا! جب بھی آپ لوگ لوکل گورنمنٹ کا الیکشن کرتے ہیں اگر آپ کوئی بھی چھوٹی ترمیم کریں جب ہمارے ہاں ایک amendment آئی آپ civic education جس کو کہتے ہیں کہ یہ جو سیاسی اور شہری تعلیم۔ یعنی شہری تعلیم کا عمل جب تک آپ کسی بھی سیاسی process شروع کرتے ہیں آپ شہریوں کو میڈیا کے ذریعے TV کے ذریعے اخبارات کے ذریعے لیکچر کے ذریعے ٹاؤن ہال میٹنگز کے ذریعے وارڈ لیول میٹنگز کے ذریعے سے آپ لوگوں کو civic education شہری تعلیم دیتے ہیں کہ ایک نیا نظام آئیگا اس نئے نظام میں یہ آپ کا اُمیدوار ہوگا۔ اس طرح کے انتخابات ہوں گے۔ پھر اس طرح کی ایک institution یا body بنے گی۔ جس کے پاس یہ سیاسی انتظامی ،معاشی، معاشرتی اختیارات آپ کے حوالے سے ہوں گے۔ یہ عمل جناب والا! بلوچستان میں

ایک second کیلئے نہیں ہوا تو اب کیسے اتنا بہت بڑا process اور پھر دوسری بات جناب والا! بلوچستان کی 30 فیصد آبادی وہ کوئٹہ اور لسبیلہ پر مشتمل ہے۔ باقی 10% کے حلقے ویسے بھی aside کر دیئے۔ کچھ کی applications راستے میں ہیں۔ کوئی 15 کے قریب ڈپٹی کمشنرز اور 3 کمشنرز نے جناب والا! الیکشن کمیشن کو اور صوبائی حکومت کو مراسلہ جاری کئے ہیں یہ میرا ساتھ جناب والا! اس میں ہیں میں آپ کو ابھی تھوڑی دیر میں وہ ساری چیزیں وہ تفصیلات دے بھی دوں گا۔ اور معزز عدالت کے سامنے بھی رکھ دیں گے۔ کہ جناب والا! ہمارے پاس بہت زیادہ complains اور ہمیں پاس بہت زیادہ شکایتیں موصول ہو رہی ہیں کہ یہ الیکشن کے عمل میں ہمارے وارڈوں میں ہمارے نام اندراج نہیں ہیں list display نہیں ہوئی ہیں۔ delimitation process میں جلد بازی کی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ کونسا نظام ہے آپ لوگ ہمارے اوپر مسلط کر رہے ہیں۔ اس کے بارے میں ہمیں اگاہی فراہم کریں۔ تو جناب والا! میں آپ کے توسط سے یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو amended کابینہ سے bill approve کے حوالے سے منسٹر صاحب ابھی راستے میں ہیں اُنہوں نے ابھی خود، فون پر مجھ سے بات کی۔ وہ ابھی آئیں گے اس کو اسمبلی میں table ہونے دیں۔ اُس کو ہم اسٹینڈنگ کمیٹی کو refer کریں گے اسٹینڈنگ کمیٹی اسٹینڈنگ کمیٹی جس کے آپ خود چیئرمین بھی ہیں۔ وہ تقریباً اس کو دو مہینے، تین مہینے تک بہت carefully جو ہیں اُس کو analyse کریگا۔ اس کے بعد اس کی نچوڑ کو نکالنے کے بعد دوبارہ اسمبلی سے اس کو منظور بھی کریگا۔ اور ہم بلوچستان کے عوام کو اگر ایک لوکل گورنمنٹ جس کو کہتے ہیں basic democracy جس کو کہتے ہیں بنیادی جمہوریت کا نظام دینا چاہتے ہیں تو کم از کم ہمیں خود تو اگاہی ہونی چاہیے۔ یا ہم خود تو مطمئن ہوں کہ ہم ان کو کونسی جمہوریت دینا چاہتے ہیں۔ اور پھر ایسی جمہوریت کیسے ہو سکتی ہے چالیس فیصد صوبے میں انتخابات نہ ہوں۔ کبھی بھی الیکشن آپ کسی بھی حلقے میں یعنی ایک حلقے میں آپ قومی اسمبلی کا انتخاب کر رہے ہیں آپ وہاں 30 فیصد پولنگ اسٹیشن کو الگ رکھیں 60,70 فیصد کی بنیاد پر آپ الیکشن نہیں کرتے۔ لہٰذا ایک صوبہ ہے یہ اس کی لوکل گورنمنٹ کا بعد میں جو اس کی implementation ہوگی اس کے فنڈز کی distribution ہوگی resources کی distribution ہوگی۔ منسٹر صاحب کی ذمہ داریاں ہوں گی۔ وہ تو پورے صوبے پر یکساں لاگو ہونگی۔ تو وہ پھر اس کے ساتھ جناب والا! دہرا نظام ہوگا۔ کوئٹہ کے لئے لسبیلہ کیلئے، کردگاپ کیلئے، موسیٰ خیل کیلئے، ژوب کیلئے الگ نظام بنائیں۔ اور جہاں الیکشن ہوگا الگ نظام بنائیں۔ اتنی خامیوں کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کیونکہ ان تمام اداروں کو ملکر کام کرنا ہوتا ہے۔ بلوچستان کی صوبائی حکومت ہے، الیکشن کمیشن ہمارے لئے محترم ہے اور عدلیہ ہمارے لئے محترم ہے ہم سب کو ملکر کام

کرنا ہوتا ہے جب تک ہم consensus پر نہیں آتے ، جب تک ہم ایک جگہ پر ایک افہام وتفہیم کی بنیاد پر ایک نظام کے اوپر ہمارے کچھ اُصول طے نہیں کر پاتے ، میرے خیال میں ایک دوسرے کو ایسی جذباتی باتوں پر ایسے فیصلے مسلط کرنے سے آپ بلوچستان کو basic democracy کی طرف نہیں آپ بلوچستان کو تکلیف اور مشکلات کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔

محترمہ شاہینہ کاکڑ: جناب چیئر مین کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب چیئر مین : کورم کی نشاندہی ہوگئی۔گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(05:02 پر کورم کی نشاندہی کی گئی) 15 منٹ انتظار کے بعد

جناب چیئر مین: کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 26 اپریل 2022ء بوقت ڈھائی بجے دوپہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس شام 05.20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)